

بولنے کی بابت خدا کے طرف سے

نمبر ۳۵۴۳

ایک خطبہ

شائع شدہ: جمعرات، ۲۱ دسمبر، ۱۹۱۶

دیئے گئے: سی۔ ایچ۔ اسپرژن کے ذریعہ

مقام: میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوینگٹن

"مجھے ابھی خداوند کی طرف سے کہنا باقی ہے۔"

ایوب ۳۶:۲

یہی ایلیہو نے کہا، اور بیشک ہم میں سے بہت سے یہی عہد باندھ سکتے ہیں۔ ہم نے چکھا کہ خداوند کریم ہے۔ جب ہم پہلی بار اس کے حضور اپنے گناہوں کے بوجھ اور غموں سے لدے ہوئے آئے، تو ہم نے اسے معاف کرنے کے لیے تیار پایا—ایک ایسا خدا جس کے پاس کثرت سے فدیہ ہے۔

بہت دن بیت گئے اس گھڑی سے،

"بہت سے انقلاب ہم نے دیکھے۔"

تاہم، ہمارا بیان آج بھی وہی ہے۔ ہر حال میں خداوند ہمارے ساتھ وفادار رہا ہے۔ اس نے ہماری برگشتگیوں کو معاف کیا، ہماری کوتاہیوں پر صبر کیا، اور ہماری سرکشی کو برداشت کیا۔ آج تک اس کی شفقت میں کمی نہیں آئی، اس کے وعدے بے اثر نہیں ہوئے، اور اس کا عہد غیر متزلزل ہے—یہ کبھی ناکام نہیں ہوا۔ یہ ہمارا فرض بھی ہے اور ہماری خوشی بھی کہ ہم کہیں، "خداوند بھلا ہے، اور اس کی رحمت ابد تک قائم ہے۔" پس، ہم خداوند کی طرف سے بولیں گے، اور اس کی بڑی وجوہات ہیں۔

جب دنیا ٹھٹھا کر رہی ہے اور حقیر جانتی ہے، جب بعض شک میں مبتلا ہیں اور بعض کفر بکتے ہیں، جب بت پرستی اور الحاد کے اپنے اپنے حامی ہیں، تو ہم ان سب کے مقابلے میں اپنی ذاتی گواہی پیش کریں گے۔ مبارک ہو اس کا نام، وہ وفادار اور سچا خدا ہے، اور اگر زمین کے سب بسنے والے اس کی تکذیب کریں اور اسے چھوڑ دیں، تو بھی اس کی محبت ہمیں مضبوطی سے باندھے رکھے گی۔ ہم نہ تو اس پر سے اپنا بھروسا ہٹا سکتے ہیں اور نہ ہی اس کی گواہی کو خاموش کر سکتے ہیں۔

مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ جب تک ایک ایماندار اس زمین پر ہے، اس کا سب سے بڑا فرض خداوند کی طرف سے بولنا ہے۔

وہ یہاں کیوں رکھا گیا ہے؟ ادنیٰ مقاصد یا کمتر غرضیں اس سوال کا جواب دینے سے قاصر ہیں۔ محض محنت کرنا، مشقت اٹھانا، اور مزدور کی مانند اپنے دن پورے کرنا، اُس مسافر کے لیے نہایت بے وقعت زندگی ہوگی جو آسمانی شہر کی راہ پر گامزن ہے۔ کیا اُسے یہاں ٹھہرنے کی مہلت اسی لیے نہیں دی گئی کہ وہ خداوند کے جلال کے لیے اس کی طرف سے کلام کرے؟ کیا ہم میں سے ہر ایک کو اس زمین کی پست وادیوں میں اسی لیے مقرر نہیں کیا گیا کہ ہم اپنی زندگی میں اُس کلام کی سچائی کی گواہی دیں جسے ہم نے سنا، دیکھا، چکھا، جانچا اور برحق پایا ہے؟

یہ مقدس فریضہ بعض کے لیے دل کی گہرائیوں میں ٹٹولنے والا ہو سکتا ہے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ بہت سی زبانیں ایسی ہیں جو خداوند کی طرف سے نہیں بولتیں، اور ہم میں سے کون ہے جو اس بابت سخت ملامت سے بچ سکے؟ اور جو بولتے بھی ہیں، وہ بھی جیسا چاہیے نہیں بولتے۔ ہم ہمیشہ ایسی گواہی نہیں دیتے جو ہمیں خداوند کے نام پر زیب دیتی ہو۔

میرا ارادہ ہے کہ آج کی شام ان چند مواقع کا ذکر کروں جب ہمیں ابھی خداوند کی طرف سے بولنا باقی ہے، چند عام بہانوں کا تذکرہ کروں جو خاموشی کا جواز بنتے ہیں، چند ضروری وجوہات بیان کروں جو ہمیں گواہی دینے پر آمادہ کرتی ہیں، اور چند عملی تجاویز پیش کروں ان کے لیے جو خداوند کے جلال کی خاطر دلیری سے اپنا منہ کھولنے پر مجبور ہیں۔ میرے نزدیک یہ بالکل واضح ہے کہ

I.

وہ خاص مواقع جب ہر نجات یافتہ کو خداوند کی طرف سے بولنا چاہیے۔

کیا یہ ہمارے لیے لازم نہیں کہ جب ہم خداوند یسوع مسیح پر بھروسا کر کے سلامتی پالیں تو فوراً اس کا اعلان کریں؟ جو دل سے ایمان لاتا ہے، وہ انجیل کے اصول کے مطابق، اپنے منہ سے بھی اقرار کرے۔ کیا تم نے نجات کی خوشخبری سنی، اس پر ایمان

لایا، اور اس کی برکات کی معموری کو پایا؟ تو پھر تمہیں اپنا چراغ پیمانہ کے نیچے رکھنے کی ممانعت ہے، بلکہ تمہیں نصیحت کی گئی ہے کہ اسے گھر کے سب لوگوں پر ظاہر کرو۔ تمہیں بزدل کی مانند اپنے مالک سے وفاداری کو چھپانا نہیں، بلکہ جنگجو کی مانند بادشاہ کا لباس پہن کر اس کے لشکر میں شامل ہونا ہے اور اس کے لوگوں کے ساتھ کھڑا ہونا ہے۔

کیا یہی وہ پیغام نہیں جو ہمیں پھیلانے کا حکم دیا گیا ہے، کہ "جو ایمان لائے اور بپتسمہ لے وہ نجات پائے گا؟" پس، کیا تمہیں اپنے ایمان کا اعلان نہیں کرنا چاہیے اور بپتسمہ میں خداوند کا اقرار نہیں کرنا چاہیے؟ پھر، جب تم نے اس کے کلام پر ایمان لا کر اس کے حکم کی تعمیل کی، تو تمہیں اُس صلیب کو اٹھانا چاہیے، جس میں تم مسیح کے ساتھ مرنے اور دفن ہونے کی علامت رکھتے ہو، تاکہ اس کے پیچھے پیچھے چلو جہاں کہیں وہ لے چلے۔

جب میں خداوند کے کلام کو پڑھتا ہوں، تو مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائی ایمانداروں کا یہی طریقہ تھا۔ وہ ایمان لاتے اور بپتسمہ لیتے۔ وہ ٹالتے نہ تھے، بلکہ مسیحی ہونے کے بعد فوراً اپنے مسیحی ہونے کا اقرار کرتے تھے۔ پھر اب ایسا کیوں نہیں ہوتا؟ کاش، خداوند کے لوگ ابتدائی کلیسیاؤں کے سادہ طریقوں کی طرف لوٹ آئیں اور محسوس کریں کہ نجات پانے کے بعد ان کا اگلا فرض یہ ہے کہ وہ ایک نیک ضمیر کا جواب خدا کی طرف دیں، اس کے حق میں بولیں، اور اپنے آپ کو خداوند کے لوگ ہونے کا اعلان کریں۔

یہ تو بس گواہی سے معمور زندگی کے آغاز کے لیے ایک موزوں دیباچہ ہے۔ ایک ایماندار کی پوری زندگی روحانی قوت کے ساتھ گونجی چاہیے۔ اس میں خدا کا پاک روح بسا ہوا ہے، لہذا اس کی گفتار میں، خواہ کلیسیا میں ہو یا دنیا میں، ایک شیریں، مقدس اور شکرگزاری کی گواہی کا ترنم گونجنا چاہیے۔ "مجھے ابھی خداوند کی طرف سے کہنا باقی ہے۔" اگرچہ میں پچھلے بیس سال سے بولتا رہا ہوں، پھر بھی مجھ پر لازم ہے کہ میں خداوند کی طرف سے کہوں۔ خواہ میرے بال سفید ہو گئے ہوں، خواہ میں اپنی لاثقی پر سہارا لیتا ہوں، خواہ میں اس فانی دنیا کے آخری کنارے پر کھڑا ہوں، "مجھے ابھی خداوند کی طرف سے کہنا باقی ہے۔" حتیٰ کہ جب میرے سر ہانے تکیے رکھے جائیں، جب میرا جسم اور میرا دل مضمحل ہوں—جب تک میری نبض کی جنبش باقی ہے اور جب تک میری زبان بول سکتی ہے، میری گواہی لوگوں کے سامنے کمزور نہ ہو، نہ ہی وہ کسی ناپسندیدہ "انجام کو پہنچے۔" مجھے ابھی کہنا باقی ہے۔

جب میں نے پہلی بار اسے جانا، تو مجھے بولنے پر مجبور ہونا پڑا۔ کاش کہ ہر نجات یافتہ شخص فوراً خداوند کا اعلان کرنے پر آمادہ ہو! لیکن اگر ماضی میں ہم کسی کوتاہی کے مرتکب ہوئے ہیں، تو اب پس و پیش نہ کریں۔ کہو، ٹھان لو، بلکہ عہد باندھو: "مجھے ابھی کہنا باقی ہے، اور میں کہوں گا، یہاں تک کہ میرا دم آخر ہو جائے، اور میں مرتے وقت اپنے نجات دہندہ کو اپنی "بانہوں میں تھام لوں، جو موت کا علاج ہے۔"

اور اے! ایک ایماندار پر کتنی زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ خداوند کی طرف سے بولے، جب وہ بے دین مردوں اور عورتوں کے درمیان ہو! شاید تم اس گھر میں واحد ہو جو یسوع سے محبت رکھتا ہے۔ خیال رکھو کہ تمہاری گفتار دوسروں پر ظاہر کرے کہ تم یسوع کے ساتھ رہے ہو اور اس سے سیکھا ہے۔ اگر گھر میں اور کوئی چراغ نہیں، تو اے! اس چراغ کو بجھنے نہ دو۔ تم ہی نمک ہو، خبردار کہ تم اس مجمع میں اپنی تاثیر کھونے نہ دو۔

تمہاری چال اور گفتار کی خوشبو تمہارے ساتھیوں میں پھیلنی چاہیے۔ بعض اوقات مسیح کے نام کی تمہارے سامنے توہین کی جائے گی، یا شاید ناپاک اور فحش گفتگو تمہارے کانوں تک پہنچے گی۔ تم پر لازم ہے کہ جو کچھ تمہارے مالک کے لیے ناپسندیدہ ہو، اُس پر اپنی ناگواری ظاہر کرو۔ تمہیں چاہیے کہ، اگرچہ کمزور ہی سہی، مگر خداوند یسوع مسیح کے لیے ایک کلمہ ضرور کہو، جس کی بے دین زبانیں تحقیر کر رہی ہیں۔ تم خاموشی سے بیٹھ کر اپنے سب سے عزیز دوست کی بدگوئی سن نہیں سکتے، کہ یہ احسان فراموشی کی انتہا ہو گی۔

وہ تم سے کہہ سکتا ہے، "کیا یوں تو اپنے دوست سے نیکی کرتا ہے؟" اگر تم ہنسو، تو وہ سمجھیں گے کہ تم محظوظ ہو رہے ہو، اور اگر تم ان کے ساتھ کسی ناپاک مذاق پر قہقہہ لگاؤ، تو وہ یقین کر لیں گے کہ تم نے اس میں لذت پائی۔ "تو بھی ان ہی کی مانند تھا" —یہ ملامت کسی ایماندار پر کی گئی تھی۔ اوہ! ایسا الزام ہم میں سے کسی پر نہ لگے۔ اگر ہم اپنے ہمسایہ کو گناہ میں مبتلا دیکھیں اور موقع ملنے پر اُسے نہ ٹوکیں، تو ہم بھی اُس کے گناہ میں شریک ٹھہرتے ہیں۔ پس یاد رکھو، ایسے مواقع پر ہمارے لیے لازم ہے کہ ہم خداوند کی طرف سے بولیں۔

مزید برآں، ہم اپنے بھائیوں کو مصیبت میں پاتے ہیں۔ وہ اپنی تکالیف پر نوحہ کر رہے ہوتے ہیں، اپنے حالات پر ماتم کر رہے ہوتے ہیں۔ خداوند کے لوگ اکثر اپنی آزمائشوں میں طرح طرح کے وسوسوں سے گھر جاتے ہیں۔ وہ اپنی زبان سے بے احتیاطی سے کلام کرتے ہیں کیونکہ ان کے دل خدا کی مصلحت اور اُس کی محبت کی روش پر ناراض ہوتے ہیں۔ کاش کہ یہ دل کی بیماری اور زبان کی کمزوری اتنی عام نہ ہوتی جتنی کہ ہے! وہ یوں گفتگو کرتے ہیں گویا کسی سخت آقا کی خدمت کر رہے

ہیں، اور ایسے شکوے شکایات کرتے ہیں گویا اُس کی مصلحت ان کے حق میں سختی کی حامل ہے۔ میں تم سے درخواست کرتا ہوں کہ ایسے لمحوں میں خداوند کی طرف سے بولنے کا موقع ہاتھ سے نہ جانے دو۔

اے محتاجی کی بیٹی! تُو جس نے تنگ دستی کی سختی کو جھیلا ہے، خداوند کی وفاداری کی گواہی دے جو تیرا سہارا بنی۔ اے دُکھوں کے مارے بیٹی! تُو جس نے بیماری کے بستر پر طویل راتیں کاٹیں، بار بار کروٹیں بدلیں، یہاں تک کہ تیرے ہڈیاں تیری کھال سے جھلکنے لگیں، تُو بھی، اے صبر کرنے والے!—اور بہت ہیں جو اذیت میں ہیں، جن کے زخم لا علاج ہیں—گواہی دے کہ خدا نے تجھے کس طرح سنبھالا۔ اے وہ لوگو جو آگ اور پانی میں سے گزرے، بھٹی اور سیلاب میں آزمائے گئے، خاموش نہ رہو! اے کلیسیا کے بزرگو! اور اے اسرائیل کی مائیں! خدا کی بھلائی، اس کی راہنمائی اور اس کے فضل کی شہادت دو۔

نوجوان ایمانداروں کو اپنے خداوند اور مالک کے بارے میں سخت خیالات نہ پالنے دو۔ انہیں بتاؤ کہ زندگی کی جنگ، خواہ وہ کتنی ہی سخت کیوں نہ ہو، خدا کے مشورے اور اس کی پرواہ کو بے اثر نہیں کر سکتی۔ جس نے تمہیں سنبھالا، وہ انہیں بھی دس ہزار موجوں میں سنبھالے گا، انہیں ان آزمائشوں میں زندہ رکھے گا جو سات گنا زیادہ گرم بھٹی کی مانند ہیں، اور آخر تک "ثابت کرے گا کہ وہی ان کا مہربان خدا ہے۔" مجھے ابھی خداوند کی طرف سے کہنا باقی ہے۔

اب، اے بھائیو اور بہنو! تم میں سے بعض کو صرف بیماروں کی خواب گاہوں میں، یا اتوار کی تعلیم میں جہاں بچے تمہارے گھٹنے کے گرد جمع ہوتے ہیں، یا اپنے گھروں اور کام کی جگہوں میں خداوند کی طرف سے بولنے کے لیے نہیں بلایا گیا، بلکہ ممکن ہے کہ تمہیں کھلے میدانوں میں، یا کلیسیاؤں کے منبروں پر بھی بولنے کے لیے بلایا جائے۔ اگر تم میں اس خدمت کی لیاقت ہے، تو میں تم سے التجا کرتا ہوں کہ اس گستاخی اور ملامت کے دن پیچھے نہ ہٹو۔

میں یقین رکھتا ہوں کہ بعض ایماندار مسیح کے لیے گواہی دینے سے پہلے بڑی قابلیتوں کے متلاشی رہتے ہیں، اور جتنا چاہتے ہیں اتنی انہیں ملنے کی توقع نہیں ہوتی۔ اگر خداوند کی طرف سے صرف وہی بول سکتے جو دس قابلیتوں کے مالک ہوتے، تو خدا کی بادشاہی علم و دانش کے محتاج ٹھہرتی۔ لیکن اگر میں خدا کے کلام کو درست سمجھا ہوں، تو ایسا نہیں ہے۔ بلکہ خدا نے ناتوان اور نادان چیزوں کو چُنا تاکہ وہ زور آوروں اور دانشمندوں کو شرمندہ کرے۔ پس وہ بھائی جو خود کو کم تر سمجھتا ہے، وہ اپنی گواہی کو روک نہ رکھے۔ اگر تم چند اچھے کلمات ہی کہہ سکتے ہو، تو انہیں ضرور کہو۔

کون ایسا شخص ہوگا جو گلشن میں کھلتے پھولوں کو چند بوندیں دینے سے اس لیے دریغ کرے کہ وہ کوئی بڑی نہر نہیں رکھتا؟ اگر ہر چمکتا ستارہ اپنا نور دینے سے انکار کر دے کہ وہ سورج نہیں، تو رات کتنی تاریک ہو جائے گی! فلک اپنی خوبصورتی سے کیسا محروم ہو جائے گا! اگر ہر بوند بارش بننے سے انکار کر دے کہ وہ محض ایک قطرہ ہے، تو زمین باران رحمت سے محروم ہو جائے گی! اگر تم وہ نہیں کر سکتے جو تم کرنا چاہتے ہو، تو جو کچھ کر سکتے ہو وہ ضرور کرو، کیونکہ تمہیں بھی، "ہاں تمہیں بھی،" ابھی خداوند کی طرف سے کہنا باقی ہے۔

اور ممکن ہے کہ تمہارے پاس وہ قابلیت ہو جس کا تمہیں ابھی اندازہ نہیں۔ کچھ مشق تمہاری پوشیدہ استعداد کو ظاہر کر سکتی ہے۔ کوئی شخص ایک ہی ہفتے یا سال میں جوانی کی عمر کو نہیں پہنچتا۔ روم ایک دن میں تعمیر نہیں ہوا۔ تم کیسے توقع کر سکتے ہو کہ بغیر تربیت اور مشق کے خداوند کی خدمت میں کامیابی حاصل کر سکو گے؟ اگر تم چلنا شروع کرو، بلکہ اگر تم گھٹنوں کے بل رینگتے بھی ہو، تو بعد میں دوڑنا سیکھ سکتے ہو۔ جو کچھ تمہارے پاس ہے، اسے پوری استعداد سے خدا کے لیے استعمال کرو، کیونکہ اس نے کہا ہے، "میں تجھے کبھی نہ چھوڑوں گا اور نہ ترک کروں گا۔" اپنی طاقت کو محفوظ نہ رکھو، بلکہ جو کچھ تمہارے پاس ہے، اسے خدا کے لیے وقف کرو، کیونکہ "وہ زیادہ فضل عطا کرتا ہے۔" ہر قابلیت کو شوق "سے پروان چڑھاؤ، جانتے ہوئے کہ وہ فضل پر فضل عطا کرتا ہے۔" مجھے ابھی خداوند کی طرف سے کہنا باقی ہے۔

مجھے نہیں معلوم کہ میں اس وقت اس سراف کی مانند ہوں جو جلتے کوئلے کو چمٹے میں لے کر قربان گاہ سے اُڑتا ہوا آیا تاکہ کسی کے لبوں کو چھوئے، کسی کے منہ پر رکھے، اور کہے، "دیکھ، یہ تیرے لبوں کو چھو گیا ہے۔" ممکن ہے ایسا ہی ہو۔ شاید آج کوئی خدا کا فرزند، جو اب تک خاموش تھا، اپنے مالک کے لیے بولنے کے لیے بلایا جائے۔ اگر تم اب یہ آواز سنتے ہو کہ "ہم کس کو بھیجیں، اور کون ہمارے لیے جائے؟" تو تمہارا جواب یہ ہو، "میں حاضر ہوں؛ مجھے بھیج۔" اور ان ہی الفاظ میں "پکارو،" مجھے ابھی خداوند کی طرف سے کہنا باقی ہے۔

II.

وہ دلائل جو بعض ذہنوں میں خاموش رہنے کے لیے فوراً پیدا ہوتے ہیں۔

یہ بھی پڑھیں کہ میں نے خدا کے حق میں بولنا ہے یا نہیں؟ "نہیں،" کوئی کہے گا، "مجھے معاف کیجیے، مگر خدا کے لیے کھلم کھلا بولنا نجات کے لیے لازمی نہیں۔ کیا نیکدیئس کی طرح کچھ لوگ رات کے وقت نہیں آتے؟ کیا بہت سے ایمان دار یسوع پر

ایمان لا کر بھی دل کی پریوں کو ظاہر کرنے کی جرات نہیں رکھتے؟ کیوں نہ میں بھی ان پوشیدہ ایمان داروں میں شامل ہو جاؤں
"اور آخر کار آسمان کی بادشاہی میں داخل ہو جاؤں؟"

اگر تم یہ سوچتے ہو کہ تم چھپے راستے سے نجات پا سکتے ہو، تو یہ بھی فرض کر لو کہ تمہارا ایمان کا اعلان کرنا نجات کے لیے قطعی ضروری نہیں، تو کیا یہ اطاعت کے لیے بھی ضروری نہیں؟ اور کیا اطاعت ہر ایمان دار کے لیے ضروری نہیں تاکہ وہ اپنے ایمان کی سچائی ثابت کر سکے؟

اگر تم مجھے کہو کہ بہت سے چھپے ایمان دار ہوتے ہیں، تو میں کہوں گا کہ تم نے کبھی کسی کو ایسا جانا نہیں، اور اگر تم سمجھتے ہو کہ کسی کو جانا، تو اس کا راز اچھے طریقے سے پوشیدہ نہ تھا۔ کیونکہ اگر یہ واقعی ایک راز تھا، تو یہ تمہاری اور میری نظر سے بھی پوشیدہ ہوتا، پس ہم اس بارے میں منصفی سے بحث نہیں کر سکتے۔ اور چونکہ ہمیں معلوم نہیں کہ کبھی ایسا ہوا، اس لیے ہمارے پاس کوئی ٹھوس حقیقت نہیں جس پر ہم اپنی دلیل قائم کریں۔ یقیناً کسی نہ کسی کو وہ مبارک راز معلوم ہوا ہوگا، یا جو تم چھپانے کی کوشش کرتے ہو، وہ کسی نہ کسی نے پا ہی لیا ہوگا۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر تمہاری مسیحی سیرت اور چال چلن نمایاں نہ ہو، تو تمہارا مسیحی ہونا مشکوک ہے۔ کون اپنے سینے میں آگ چھپا سکتا ہے؟ کیا وہ جلد یا بدیر ظاہر نہ ہوگی؟ جتنے زیادہ شریر لوگ تمہارے گرد ہوں گے، اتنا ہی زیادہ وہ مسیحی اور اپنے درمیان کا فرق محسوس کریں گے۔ تم روشنی کو کیسے چھپا سکتے ہو؟ وہ تو خود کو ظاہر کرے گی! پس تم اسے چھپانے کی کوشش کیوں کرو؟

صرف اتنا ہی کرنا جو نجات کے لیے لازمی ہو، یہ ایک ادنیٰ اور خود غرضانہ رویہ ہے۔ ہر وقت یہ سوچنا کہ یہ عمل یا وہ عمل میری نجات کے لیے ضروری ہے یا نہیں، کیا یہ وہ وفاداری ہے جو تم اپنے نجات دہندہ کو دکھانا چاہتے ہو؟ کیا ہمارے بابرکت خداوند اور مالک کی خود انکاری کا بدلہ اس کے پیروکاروں کی خود غرضی ہو، جو ہر وقت یہی سوچتے رہیں کہ "مجھے اس خدمت کا کیا فائدہ ہوگا؟" اوہ! کہ ہم ایسے بے رحم مزاج سے آزاد کیے جائیں

چونکہ مسیح نے ہمارے لیے اتنا کچھ کیا، اور چونکہ محبت ہمیں مجبور کرتی ہے، پس ہمیں خوشی سے اس کی خدمت کرنی چاہیے، چاہے وہ خدمت ہماری طبیعت کے موافق ہو یا ہمارے تکبر کو توڑنے والی۔ اور جب ہم ایسا کریں گے، تو ہمیں معلوم ہوگا کہ اس کے احکام کی پیروی میں بڑا اجر ہے۔

لیکن کیا تم فطرتاً بہت زیادہ شرمیلے ہو؟" بے شک یہ ایک خوبصورت مزاج ہے، اور کچھ خاص حلقوں میں تو یہ اتنا نایاب ہے کہ قابل تعریف سمجھا جاتا ہے، لیکن بعض مقامات پر اور بعض خاص مواقع پر یہ بالکل بھی پسندیدہ نہیں۔ اگر کوئی سپاہی جب جنگ زوروں پر ہو تو شرمیلا ہونے لگے، تو یہ حب الوطنی بھی نہ ہوگی اور قابل ستائش بھی نہیں۔ اگر برطانوی فوجیوں کے کارنامے محض شرم و حیا پر مبنی ہوتے، تو شہرت کا بگل کب کا خاموش ہو چکا ہوتا اور بہادری کے وہ کارنامے جو ہر برطانوی کو فخر دیتے ہیں، قصہ پارینہ بن چکے ہوتے۔

مسیح کا سپاہی اپنے آپ کو حقیر جاننے میں بے شک فروتنی اختیار کرے، مگر اپنے خداوند کی خدمت میں قوی ہونا چاہیے۔ اگر وہ اپنے مالک کا اعلان کرنے میں حد سے زیادہ شرم محسوس کرتا ہے، تو یہ جھوٹی شرم درحقیقت بزدلی کی نشانی ہے، جس پر اس کے رفیقوں کو کانپ جانا چاہیے۔

یسوع سے شرم؟ وہ عزیز دوست"
جس پر میرے آسمانی اُمیدیں قائم ہیں؟
نہیں! جب میں شرمندہ ہوں، تو یہ میری شرمندگی ہو،
"کہ میں نے اس کے نام کی زیادہ عزت نہ کی

شرمندہ یسوع سے! واقعی، یہ الفاظ اتنے سخت معلوم ہوتے ہیں کہ گویا وہ ایک توہین کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن یہ خوبصورت اور پس پردہ رہنے والا مزاج جب ان چمکدار الفاظ سے نکالا جائے جن میں تم نے اسے لپیٹا ہے، تو اس کا مفہوم محض بے وفائی اور غداری کی سرحدوں تک پہنچنے کے سوا کچھ نہیں۔ یسوع سے شرمندہ ہونا، جس نے تمہارے لیے اپنا خون بہایا! اہ! تم سب کو اقرار کرنا پڑے گا کہ اپنے خداوند یسوع مسیح کے ساتھ شدید وابستگی اور وفاداری کا اعلان کرنا حقیقی فروتنی کی کوئی خلاف ورزی نہیں۔

یہ تو حقیقت میں وہی فروتنی ہے، کیونکہ تم اس کے ذریعہ دنیا کی تعریفوں سے انکار کرتے ہو، اس کے اعزازات کو رد کرتے ہو، اس کی سخت ترین ملامت کو اپنے اوپر لیتے ہو، اور جب تم اپنی صلیب اٹھا کر اس کے پیچھے چلتے ہو تو اپنے ساتھیوں کی سرد مہری کا سامنا کرتے ہو۔

لیکن کیا میں نے اکثر یہ نہیں سنا کہ کچھ لوگ کہتے ہیں، "میں خدا کی طرف سے کیوں بولوں، جب کہ جو بولتے ہیں ان میں سے بعض ریاکار ہیں؟" میرے نزدیک یہ ایک ایسا سبب ہے جس کے باعث تمہیں دُگنے جوش سے بولنا چاہیے، تاکہ ان کی جھوٹی گواہی کی تردید کی جا سکے، اور تمہیں اور زیادہ احتیاط اور سچائی کے ساتھ گواہی دینی چاہیے، تاکہ ان کی مثال تمہارے لیے تنبیہ ہو اور تم بھی اسی مذمت میں نہ آ جاؤ۔ اگر میرے کسی دوست کا دشمن ہو، جو گہات میں بیٹھا ہوا سانپ ہو، جو بظاہر مہربانی جتاتا ہو مگر درپردہ نقصان پہنچانے کے درپے ہو، تو کیا میں یہ کہوں گا، "میں اپنے دوست کو چھوڑ دوں گا، اور اس کی پہچان نہ کروں گا، کیونکہ دوسرا شخص اس سے دغا کر رہا ہے؟" ایسا استدلال خود ہی اپنی تردید کر دیتا ہے، پس ہم خود کو اس چالاکی سے دھوکا نہ دیں۔

جتنے زیادہ ریاکار ہوں، اتنا ہی زیادہ ایماندار لوگوں کی ضرورت ہے کہ وہ صلیب کے جھنڈے کو تھام لیں۔ جتنے زیادہ دھوکہ دینے والے ہوں، اتنا ہی زیادہ سبب ہے کہ وفادار اور سچے لوگ اٹیں، صفوں میں شامل ہوں، اور جنگ کو دشمن کے حوالے ہونے سے روکیں۔

یا کیا تم اس لیے خدا کے لیے بولنے سے ہچکچاتے ہو کہ تمہیں خوف ہے کہ تمہاری گواہی بہت کمزور ہوگی؟ مگر تم اس وجہ سے کیوں بے چین ہوتے ہو؟ کیا ہر بڑی چیز چھوٹی چیزوں کے مجموعے سے نہیں بنتی؟ اور کیا چھوٹے کے اندر بھی کچھ عظیم نہیں ہو سکتا؟ تمہارے منہ سے نکلے ہوئے ایک نیک کلام سے کوئی ایسا خیال پیدا ہو سکتا ہے، یا خیالات کی ایک ایسی کڑی بن سکتی ہے، جو کسی ایسے شخص کی تبدیلی پر منتج ہو جس کی فصاحت قوم کو ہلا کر رکھ دے۔ تم تو محض ایک چنگاری چھوڑتے ہو، مگر وہ کیسی آگ بھڑکا دے، یہ تو آسمان ہی جانتا ہے! اگرچہ تم مرجان کے کیڑے کی مانند چھوٹے اور حقیر معلوم ہوتے ہو، مگر اگر تم اپنے بھائیوں کے ساتھ مل کر اپنا فرض پورا کرو، تو تم ایسی سرزمین کو اٹھا سکتے ہو جو زرخیزی سے بھرپور اور حسن سے آراستہ ہو۔ تمہیں اس سے زیادہ کچھ کرنے کو نہیں کہا گیا جو تمہاری قدرت یا قابلیت سے باہر ہو۔ بس اتنا ہی کافی ہے کہ تم وہ کرو جو تمہارے لیے ممکن ہے۔ خدا آدمی سے اس کی قدرت کے مطابق مانگتا ہے، نہ کہ اس کے مطابق جو اس کے پاس نہیں۔ پس یہ کوئی بہانہ نہ ہو کہ تم اپنی آواز کو بادل گرج کی مانند بلند نہیں کر سکتے۔

مگر، کوئی کہے گا، "اگر میں خدا کی طرف سے منہ کھولوں، تو مجھے ہمیشہ ایسی ذمہ داری کا بوجھ محسوس ہوگا جس سے" میں چھٹکارا نہیں پا سکوں گا۔" کچھ ہفتے پہلے ایک بندہ خدا نے مجھے بتایا، "میں بیتسمہ لینے کی جرات نہیں رکھتا، اگرچہ میں مانتا ہوں کہ یہ ایک کتاب مقدس کا حکم ہے، کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ایک نہایت سنجیدہ اقرار شامل ہے۔ میں اس پر کبھی پورا نہیں اُتر سکوں گا۔" میرا جواب تھا، "کیا یہی وجہ نہیں کہ تم فوراً اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دو؟ کیونکہ جتنا زیادہ "اہم اپنے آپ کو پاکیزگی کا پابند سمجھیں، اتنا ہی بہتر ہے

نیری نذریں مجھ پر ہیں!" اگر مسیح میں ہمارے ایمان کا اقرار ہم پر ایک قید بن جائے، تو ہمیں اس پر افسوس نہیں ہونا چاہیے۔ ہمیں ایسی قیدوں کی ضرورت ہے۔ اگر ہمیں زیادہ محتاط ہونے کی ضرورت محسوس ہو، تو ہم ایک محتاط خدا کی خدمت کرتے ہیں، اور اگر ہمیں زیادہ غیرت مند ہونے کی پابندی ہو، تو ہم ایک غیرت مند خدا کی خدمت کرتے ہیں۔ میں ایسے آدمیوں کو دیکھنا پسند کرتا ہوں جو اپنی آزمائش پر پورے اتریں۔

اے اس کلیسیا کے رکنو، جب دنیا تمہاری پوشاک میں عیب نکالتی ہے اور تمہیں پرکھتی ہے، تو میں دنیا کا اس پر شکر گزار اپنی تمام آنکھیں استعمال کرے، اگر (Argus) ہوں! یہ ہمارے بھلے کے لیے ہے کہ کوئی ہم پر عقابی نگاہ رکھے۔ چاہے آرجس ہم وہی ہیں جو ہمیں ہونا چاہیے، تو ہمیں پروا نہیں کرنی چاہیے کہ کون ہماری تنقید کرتا ہے یا ہمیں برا کہتا ہے۔ لیکن اگر ہم وہ نہیں جو ہمیں ہونا چاہیے، بلکہ محض ریاکار ہیں، تو واقعی ہم یہ خواہش کر سکتے ہیں کہ ہم نظر سے اوجھل ہو جائیں۔

یسوع کے نام کا اقرار کرو، اس کے مبارک قدموں کے حقیقی پیروکار بنو، اور تمام فروتنی اور احتیاط کے ساتھ چلو، جیسا کہ اس کا فضل تمہیں قابل بنائے، تاکہ تم اپنی بلند بُلانٹ کے لائق ثابت ہو سکو۔ اس کے نام کا دلیری سے اقرار کرو، اور زیادہ ثابت قدمی سے، نہ کہ کم، کیونکہ ایسا اقرار تم پر مزید مقدس فرائض عائد کرے گا، تاکہ تم پہلے سے بھی زیادہ اس کے قریب رہو۔

پھر بھی، میں تصور کر سکتا ہوں کہ یہاں بہت سے لوگ ہوں گے جو کسی نہ کسی بہانے کو اپنے دل میں رکھے ہوئے ہیں، مگر اسے بیان کرنا پسند نہیں کریں گے۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ کچھ دیر انتظار کریں گے، وہ کچھ وقت ٹھہر جائیں گے۔ اور کچھ تو کچھ کہتے ہی نہیں، بلکہ محض اس فرض سے غفلت برت رہے ہیں۔ خیر، میں ان سے بحث نہیں کروں گا، بلکہ دعا کروں گا کہ خدا کا رُوح القدس انہیں قائل کرے، اگر وہ اپنی رُوحانی موت سے زندہ کیے گئے ہیں اور آج خدا کے وارث ہیں، کہ وہ اپنے لازمی فرض اور مبارک استحقاق کو پہچانیں، اور ہر مناسب موقع پر خدا کی طرف سے کلام کریں۔

—مگر کچھ ہیں

وہ قوی اسباب جن کے باعث ہمیں خدا کی طرف سے کلام کرنا چاہیے

یقیناً یہ سب ایمان داروں سے مطلوب ہے۔ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ اگر ہم نے دل سے ایمان لایا ہے تو ہمیں منہ سے بھی اقرار کرنا چاہیے۔ اور مزید یہ وعدہ بھی دیا گیا ہے کہ "جو اپنے دل سے ایمان لائے اور اپنے منہ سے اقرار کرے، وہ نجات پائے گا" اور یہ بھی کہ "جو مجھے آدمیوں کے سامنے اقرار کرے گا، میں بھی اسے اپنے آسمانی باپ کے سامنے اقرار کروں گا۔" اس کے برعکس، ایک خوفناک فیصلہ ہے: "جو مجھے آدمیوں کے سامنے انکار کرے گا، میں بھی اسے اپنے آسمانی باپ کے سامنے انکار کروں گا۔" اگر یہ خداوند کی مرضی ہے، تو خیردار رہو کہ تم اسے فراموش نہ کرو اور نہ اس میں سستی کرو، کیونکہ "جو اپنے مالک کی مرضی جان کر اسے پورا نہ کرے، وہ زیادہ مار کھائے گا۔" پس اے پسماندہ ایماندارو، جلدی کرو! اس حکم کی فرمانبرداری میں دیر نہ کرو، اور یقین کرو کہ تمہیں اب بھی خدا کی طرف سے کلام کرنا باقی ہے۔

یہ بھی جان لو کہ تمہاری دی ہوئی گواہی، جو تم دے سکتے ہو اور جو تمہیں دینی چاہیے، خداوند کے لوگوں کے لیے ایک بڑی تسلی کا باعث ہوگی۔ اے نجات یافتہ لوگو، جو ابھی تک اپنے ایمان کا اقرار نہیں کر پائے، تم نہیں جانتے کہ یہ خدمت گزار کے لیے کتنی خوشی کا باعث ہوگا۔ میں کسی اور خوشی کو اس خوشی کے برابر نہیں سمجھتا جو کسی شخص کے تبدیل ہو کر نجات پانے کی خبر سننے سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ ہماری روحوں کو تازگی بخشتی ہے، اور ہمارا مالک جانتا ہے کہ ہمیں کبھی ایسی کامیابی کی ضرورت ہوتی ہے جو ہمیں حوصلہ دے۔

جو یہ سمجھتا ہے کہ مسیحی خدمت ایک آسان کام ہے، جو فکر اور آزمائشوں سے آزاد ہے، اسے چاہیے کہ وہ خود آزما کر دیکھے۔ اگر یہ اس تسلی کے لیے نہ ہوتا جو ہمیں خداوند کی حضوری میں ملتی ہے، اور اگر یہ اس آخری اجر کے لیے نہ ہوتا جو ہمیں آسمان پر دیا جائے گا، تو بہتر ہوتا کہ آدمی غلامی کی زنجیروں میں جکڑا ہوا چبھو چلائے، بہ نسبت اس کے کہ وہ انجیل کا خادم بنے۔

جو شخص اس مقدس خدمت کو دل و جان سے انجام دیتا ہے، وہ کبھی بے فکری کا وقت نہیں پاتا۔ اس کی سوچ ہر دم اپنے مالک کی خدمت میں مصروف رہتی ہے، اور اس کا دل ایک ایسا بوجھ اٹھاتا ہے جسے وہ بلا نہیں سکتا۔ وہ خواب میں بھی ان لوگوں کے بارے میں سوچتا ہے جو بے ترتیب زندگی بسر کر رہے ہیں، اور جب جاگتا ہے تو ان کے لیے آہیں بھرتا ہے جو سرد مہری یا بے دلی کا شکار ہو چکے ہیں۔ وہ پتھریلی زمین میں بل چلاتا ہے، اور بیچ کے ضائع ہونے پر افسوس کرتا ہے۔ وہ نیک بیچ ہوتا ہے، اور اگر وہ جلدی سے آگ کر بار نہ لائے، جیسا کہ وعدہ ہے، تو وہ فریاد کرتا ہے، "ہماری خبر کس نے مانی؟ اور خداوند کا بازو کس پر ظاہر ہوا؟" پس اے نجات یافتہ لوگو، اگر تم اپنی تبدیلی کی خوشخبری سناؤ، تو یہ اس پیاسے خادم کے لیے ٹھنڈے پانی کی مانند ہوگا جو تپتی دھوپ میں نڈھال ہو چکا ہے۔

اور دیکھو، کلیسیا کے لیے بھی یہ کس قدر تقویت بخش ہے! کلیسیا کے اجتماع میں ہم اکثر وہ سادہ موسیقی سنتے ہیں جو تمہارے گرجاؤں کے انتموں سے بھی زیادہ وجد آفریں ہوتی ہے۔ جب ہم کسی شکستہ دل گناہگار کو سلامتی پاتے ہوئے سنتے ہیں، جب ہم کسی گمراہ کو واپسی کے راستے پر دیکھتے ہیں، جب ہم کسی سرکش گناہگار کو فرمانبرداری اور پاکیزگی کی راہوں پر چلتے دیکھتے ہیں، تو ہمارے دلوں میں خداوند کے حضور خوشی کی نغمگی جاگ اٹھتی ہے۔ یہاں تک کہ فرشتے بھی اس موسیقی کو نادر اور لذیذ سمجھتے ہیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ جب وہ دیکھتے ہیں کہ کوئی بھٹکا ہوا بیٹا اپنے باپ کے چہرے کی جستجو کر رہا ہے، تو وہ اپنے سنہری سازوں کو اور بھی عظیم نغموں سے ہم آہنگ کر دیتے ہیں۔ پس تمہیں خدا کی کلیسیا کی خاطر بھی اس کے جلال کے لیے کلام کرنا چاہیے، تاکہ وہ تقویت پائے اور مضبوط ہو۔

بے قرار لوگوں کی خاطر خدا کی طرف سے کلام کرنے کی ضرورت

تم پر لازم ہے کہ تم خدا کی طرف سے کلام کرو، کیونکہ بہت سے لوگ جو ابھی تک دو رائے کے درمیان جھول رہے ہیں، وہ شاید تمہارے نمونے کو دیکھ کر مکمل طور پر قائل ہو جائیں۔ دنیا میں کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو دوسروں کے اثر کے تحت چلتے ہیں! ہزاروں لوگوں کو یسوع کے پاس لایا گیا، بالکل ویسے ہی جیسے ابتدائی شاگردوں میں، جن کے بارے میں ہم پڑھتے ہیں کہ اندریاس نے یسوع کی پیروی کی اور پھر اپنے بھائی شمعون کو یسوع کے پاس لے آیا، یا جیسے فلپس، جسے یسوع نے پایا اور اس نے نثنائیل کو تلاش کر کے اسے نجات دہندہ کے پاس لے آیا۔ ہم سب کسی نہ کسی طرح کا اثر ڈال سکتے ہیں، پس آؤ، ہم بیان کریں کہ خدا نے ہم میں کیا کام کیا ہے، تاکہ جو لوگ دو رائے میں الجھے ہوئے ہیں، وہ خدا کے فضل سے اس کے لوگوں کے ساتھ اپنا حصہ بانڈھ لیں۔

دنیا کے اس وسیع ہجوم پر نظر ڈالو! وہ مخلوقات جن کی زندگیاں یا تو برکت کا باعث بنیں گی یا لعنت کا۔ کیا تم ان کی خاطر خدا کی طرف سے کلام نہ کرو گے؟ کیا تم پر لازم نہیں کہ تم ان کی غفلت، ان کی سرکشی، اور ان کے خدا باپ کی دانستہ نافرمانی کے خلاف گواہی دو؟ وہ اپنے خدا کو معمولی سمجھتے ہیں، اسے بھول جاتے ہیں، جبکہ وہ ان کو کبھی فراموش نہیں کرتا، وہ جو اپنی نہ سونے والی آنکھوں سے ان کی بھلائی کے لیے دیکھتا ہے۔

پس اے میرے بھائیو، اس بات کو دل میں بٹھا لو، اور میں تم سے التجا کرتا ہوں کہ باہر نکلو، الگ ہو جاؤ، اور ناپاک چیز کو نہ چھوؤ، کیونکہ تمہارے باپ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ تمہارا باپ ہوگا اور تم اس کے بیٹے اور بیٹیاں ٹھہرو گے۔ تم دنیا کے نہیں، جیسے کہ مسیح دنیا کے نہیں، تو پھر کیوں تم نام میں دنیا کے ساتھ ملے رہنا چاہتے ہو؟ الگ اور جدا ہو جاؤ، ہر روز صلیب کو اٹھاؤ اور اپنے مالک کی پیروی کرو۔

تمہاری اپنی بھلائی کے لیے بھی

اے وہ لوگو جو ابھی تک ایمان کا اقرار کرنے میں پس و پیش کر رہے ہو، میں تمہیں ترغیب دیتا ہوں کہ اس راہ پر چلو، کیونکہ تم تصور بھی نہیں کر سکتے کہ اگر تم یسوع کے حق میں واضح اور مستقل طور پر کلام کرو تو تم پر کیسی برکت نازل ہوگی! وہ جھجک اور خوف جو ابھی تمہاری راہ میں رکاوٹ ہے، جلد ہی جاتی رہے گی، اور جو روحانی نعمتیں ابھی تمہارے اندر ہے خبر سوتی پڑی ہیں، وہ عمل کے ذریعے ظاہر ہوں گی۔ خدا کی خدمت تمہارے لیے بے انتہا تسلی کا باعث ہوگی۔

اگر تم نے کبھی کسی جان کو یسوع کے لیے جیتا، تو تمہاری خوشی اس سوداگر سے بڑھ کر ہوگی جس نے بیش قیمت موتی پا لیا ہو۔ تمہیں محسوس ہوگا کہ جو بھی خوشیاں تم نے پہلے جانی تھیں، وہ سب کچھ بھی نہیں، اس خوشی کے مقابلے میں جو کسی گناہگار کو ہلاکت سے بچا لینے میں ہے، کسی جان کو پاتال میں گرنے سے روکنے میں ہے۔

یہ کیسی مسرت بخش بات ہے کہ ایک ایسا کلام بولا جائے جو تین جہانوں کو متاثر کرے—آسمان میں، زمین پر، اور جہنم میں! جب شیطاں قہر کے مارے دانت پیستے ہیں کیونکہ ان کا شکار ان کے جیڑوں سے چھین لیا گیا ہے، جب زمین پر انسان حیرت اور تعجب میں اس تبدیلی کو دیکھتے ہیں جو فضل نے کی ہے، اور جب آسمان میں فرشتے خوشی مناتے ہیں کہ ایک اور گناہگار نجات پا گیا!

اُس کے نام کی خاطر جس نے تمہیں اپنے بیش بہا خون سے خریدا

اُس کی محبت کے سبب سے جو تمہیں اس انمول قیمت پر خرید چکا ہے، اُن لوگوں کو تلاش کرو جو اُسی قیمت سے خریدے گئے ہیں۔ اُس مبارک روح کی خاطر جو تمہیں یسوع کے پاس لایا، اور جو اب تم میں کام کر رہا ہے تاکہ تم دوسروں کو یسوع کے پاس لانے میں متحرک ہو جاؤ، چلو، آگے بڑھو، ثابت قدم اور اٹل رہو، اور خداوند کے کام میں ہمیشہ ترقی کرتے رہو، "کیونکہ تم جانتے ہو کہ" خداوند میں تمہاری محنت بے کار نہیں۔

یقیناً، تمہیں اب بھی خدا کی طرف سے کلام کرنا ہے، اور یہی وہ وجوہات ہیں جو تمہیں آگے بڑھنے پر مجبور کرنی چاہئیں۔

ایک یا دو تجاویز IV.

اگر آپ محسوس کرتے ہیں، اے عزیزو، کہ آپ کو خداوند کی طرف سے کلام کرنا چاہیے—اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ یہ محسوس کرتے ہیں—چاہے بھائی عوامی خدمت میں ہوں یا بہنیں نجی معاشرتی حلقوں میں، تو میں آپ کو نصیحت کروں گا کہ کلام شروع کرنے سے پہلے خداوند سے راہنمائی مانگیں کہ آپ کس طرح اس کے حق میں بولیں۔ جاہلوں کے وہ الفاظ جو خداوند کے انتظار میں کہے جاتے ہیں، اُن دانشمندوں کے کلام سے کہیں بہتر ہوتے ہیں جو اپنی عقل سے بولتے ہیں۔

یہ حیرت انگیز ہے کہ بعض شہیدوں نے اپنے مخالفین کو کیسے جواب دیے۔ ذرا اُس عورت، این اسکویو، کے بارے میں سوچیں کہ جب اُسے اذیت دی گئی تو اُس نے کابنوں کو کس طرح لاجواب کر دیا۔ حقیقت میں حیرت انگیز ہے کہ اُس نے اُن پر کس طرح فوقیت حاصل کی۔ اور لندن کے میرے لارڈ میئر کو دیکھو—اُس نے اُسے کیسا بے وقوف بنایا! اُس نے اُس سے یہ سوال کیا، "عورت، اگر ایک چوہا مقدس قربانی کھا لے، جس میں مسیح کا بدن اور خون ہے، تو تمہارا کیا خیال ہے کہ اُس کا کیا انجام ہوگا؟" اُس نے جواب دیا، "میرے خداوند، یہ ایک گہرا سوال ہے، میں چاہتی ہوں کہ آپ خود ہی اس کا جواب دیں۔ میرے لارڈ میئر، آپ کا کیا خیال ہے کہ اُس چوہے کا کیا انجام ہوگا جو ایسا کرے؟" لارڈ میئر، جو شاید غیر معمولی طور پر لمبے کان رکھتا تھا، بولا، "میں واقعی یقین رکھتا ہوں کہ وہ چوہا ملعون ہوگا!" اور این اسکویو نے کیا کہا؟ اُس نے اس سے بہتر جواب کیا دے "اسکتی تھی؟ اُس نے کہا، "ہائے بے چارہ چوہا"

اکثر چند مختصر الفاظ—صرف تین یا چار الفاظ—بھی کافی ہوتے ہیں، جب خدا کے خادم اُس کے حضور انتظار کرتے ہیں، تو وہ اپنے مخالفین کو ایسا شرمندہ کر دیتے ہیں کہ آسمان اور جہنم دونوں طرف سے اُن کی حماقت پر ہنسی گونجتی ہے، کیونکہ خدا کے خادم انہیں حماقت میں لاکر شرمندہ کر دیتے ہیں۔

خاص طور پر جب لوگ تمہارے کلام کو توڑ مروڑ کر پیش کرنا چاہیں اور تمہیں باتوں میں پھنسانا چاہیں، تو پوچھو کہ تمہیں کیا کہنا چاہیے۔ بعض اوقات تمہارا جواب کسی اور سوال سے دینا بہتر ہوتا ہے۔ اپنے آقا سے دعا کرو کہ وہ تمہیں وہ حکمت عطا کرے جو ان لوگوں کو خاموش کر دیتی ہے جو تمہیں تمہارے کلام میں پھنسانا چاہتے ہیں۔

اور اگر تم دوسروں کی نجات کے خواہاں ہو، تو یاد رکھو کہ یہ تمہارے الفاظ نہیں بلکہ خداوند کے منہ کے الفاظ ہیں جو تبدیلی پیدا کریں گے۔ اپنے آقا سے مانگو، کیونکہ وہ یقینی نشانی پر تیر چلا سکتا ہے جب کہ تم صرف اندازے سے چلا سکتے ہو۔ وہ تیر سیدھا زرہ بکتر کی جوڑوں میں پیوست کر سکتا ہے۔ ہر اُس مرد اور عورت کے لیے جو مسیح کی خاطر کلام کرنا چاہتے ہیں، یہ دعا ہونی چاہیے: "اے خداوند، تو میرے لب کھول، اور میرا منہ تیری حمد کو ظاہر کرے گا"

اور روح القدس پر بھروسہ رکھو کہ وہ تمہارے کلام کو برکت دے جو اُس کی رہنمائی میں کہا جائے۔ پانچ الفاظ جو روح القدس کی تحریک سے کہے جائیں، اُن تمام کتابوں اور کلاموں سے بہتر ہیں جو بغیر اُس کی رہنمائی کے کہے جائیں۔ بہتر ہے کہ خدا کے روح کی برکت سے خاموش سوچوں میں مشغول رہا جائے، نہ نسبت اس کے کہ بغیر اُس کے اثر کے خوبصورت مگر بے اثر الفاظ کی بوچھاڑ کی جائے۔ وہ قوت جو اُس شخص میں ہوتی ہے جس پر قدوس کی مسح ہے، وہ ایسی ہے جس کا گمان بھی نہ سقراط کو تھا، نہ دیماس تھینیس کو، نہ پرکلیز کو، اور نہ ہی سیسرو کو۔

وہ شخص جو اس الہی قوت سے معمور ہو، جب وہ اپنے ہموطنوں کے سامنے کلام کرے گا، تو سنگین دل بھی پگھل جائیں گے، اور وہ خدا کی سچائی کے لیے پیٹل کے دروازوں اور تین گنا لوہے کی سلاخوں میں راہ پیدا کر لے گا۔

جہاں خداوندی گواہ کہے گئے کلام کی تصدیق کرتا ہے، وہاں سادہ ترین الفاظ میں بھی ایسی شان پائی جاتی ہے جو دل کو قائل کر دیتی ہے اور شیطان اور اُس کے تمام کارندوں کو لرزا دیتی ہے۔ اِس قدرت کے لیے دعا کرو۔ یروشلیم میں ٹھہرو جب تک تمہیں عالم بالا سے قدرت نہ ملے، اور پھر خداوند کے جلال میں دلیری سے کلام کرو۔ جہاں کہیں بھی تمہاری بلند گواہی کا موقع ہو، اور جب کبھی تمہیں موقع میسر آئے، وہاں ایسا کلام کرو جیسے وہ شخص جس کا دل کشادہ کیا گیا ہو، جس کے لب کھولے گئے ہوں، اور جو روح القدس سے معمور ہو۔

میں خاص طور پر نوجوان ایمانداروں کو نصیحت کرتا ہوں کہ کلام میں تاخیر نہ کریں، ورنہ وہ اُس استعداد سے محروم رہیں گے جو وہ مسلسل مشق سے حاصل کر سکتے ہیں۔ فرداً فرداً لوگوں سے گفتگو کی صلاحیت بے حد قیمتی ہے۔

میں کچھ خدام خدا کو جانتا ہوں جن پر میں رشک کرتا ہوں، کیونکہ وہ ایک ایسی نعمت رکھتے ہیں جو مجھے اُن کی نسبت کم ملی ہے۔ گفتگو کا وہ ملکہ جو تقدیس یافتہ ہو، جس میں کوئی شخص نجی طور پر بھی حکمت سے بات کرے، صاف گو ہو مگر نرم خو، اصلاح کرے مگر دل آزاری نہ ہو، کسی کے غرور کو ٹھیس پہنچانے بغیر اُس کا اعتماد جیتے، اور خوش اخلاقی کے ساتھ انجیل کی سچائی کو بیان کرے۔ یہ وہ نعمت ہے جس کی ہم سب کو آرزو کرنی چاہیے۔ ہم اکثر مجمع میں کلام کرنے کی خواہش رکھتے ہیں، مگر ایک فرد سے حکمت کے ساتھ بات کرنے کی قوت کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔

پس اپنی تبدیلی کے بعد جلد از جلد اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں سے فرداً فرداً کلام کرنا شروع کرو، اور اس عمل کو جاری رکھو۔ اگر کبھی اپنے دل میں سستی محسوس کرو، یہاں تک کہ یہ کام تمہیں بوجھل لگنے لگے، تو خداوند کی طرف رجوع کرو، اور اُس کے حضور اپنی کمزوری کا اعتراف کرو۔ ایک فرد سے حکمت اور محبت کے ساتھ کلام کرنے کی مہارت اتنی بیش قیمت ہے کہ تمہاری تمام تر توجہ اور مطالعہ کی مستحق ہے۔ دعا کرو کہ خدا تمہیں حکمت اور فہم عطا کرے تاکہ تم جان سکو کہ کب بولنا ہے اور کیسے بولنا ہے۔ ہر مچھیرا مچھلی نہیں پکڑ سکتا، اور مسیح کی گواہی دینے میں بھی یہی حکمت درکار ہے۔

ہر بات کے لیے مناسب وقت اور مناسب طریقہ ہوتا ہے۔ کچھ لوگ اگر مسیح کے لیے کلام کریں، تو وہ نادانستہ طور پر نقصان پہنچا دیں گے! اُن کے چہرے درشت، عادات ناشائستہ، اور گفتگو سخت اور کرخت ہوتی ہے، جس کی وجہ سے اُن کی اچھی نیت کے باوجود وہ فائدہ دینے کے بجائے نقصان پہنچاتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ سرکہ سے مکھیوں کو پکڑ سکتے ہیں، مگر وہ کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔ اگر وہ مہربان، شفیق، اور ہمدرد بننا سیکھ لیں، تو وہ بہت زیادہ مؤثر ثابت ہوں گے۔ کچھ لوگ سچائی کو ایسے انداز میں پیش کرتے ہیں کہ وہ جھوٹ معلوم ہوتی ہے۔ کچھ اور لوگ بھلائی کرنا چاہتے ہیں، مگر اُن کی بے احتیاطی دوسروں کو متنفر کر دیتی ہے۔ پس ہمیں سیکھنا چاہیے کہ جب ہم خداوند کے لیے کلام کریں، تو بہترین انداز میں کریں، ہر مسیحی فضیلت کو ملحوظ رکھتے ہوئے۔ ہمارے مبارک خداوند یسوع مسیح کے بارے میں کہا گیا، "کبھی کسی انسان نے ایسا کلام نہ کیا جیسا اِس آدمی نے کیا۔" پس جو اُس کے فروتن پیروکار ہیں، اُن کے بارے میں یہ گواہی دی جائے کہ وہ یسوع کے ساتھ رہے اور اُس سے سیکھا ہے۔

خدا تم سب ایمانداروں کو توفیق بخشے کہ تم خدا کے لیے کلام کرو، اور اے بے ایمانوں، خدا تمہیں ایمان کی طرف لے آئے تاکہ تم بھی خداوند سے محبت کرو، اور پھر اُس کے لیے کلام کرو۔ اور تمہارے لیے فائدہ ہو، مگر حمد و جلال صرف اُسی کے لیے
!ہو۔ آمین